سہ شنبہ

۸ ماہ اخاء ۱۳۲۵ ہش	۱۲ ذیقعدہ ۱۳۶۵ھ	۸ اکتوبر ۱۹۴۶ء	نمبر ۲۳۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءھا کے سر میں درد ہے۔ اور ضعف کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

محمد عیسےٰ جان صاحب جو واقف زندگی برائے تجارت ہیں کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندو مسلم سمجھوتہ کی اہمیت اور ضرورت

بعض دردمند دوراندیش اور ہندوستان کے حقیقی خیر خواہ انسان جو آج کل ہندو مسلم سمجھوتہ کے لئے سرگرم اور مخلصانہ مساعی کر رہے ہیں خدا کرے وہ کامیاب ہوں۔ اور ہندو مسلمان لیڈر باعزت اور باوقار تصفیہ پر پہنچ جائیں۔ اور پھر متحدہ طور پر اپنے ملک اور قوم کی ترقی اور خوشحالی کے لئے کوشاں ہو سکیں۔ ورنہ ملکی فساد اور ابتری کا اتنا بڑا خطرہ ہے کہ جس کا تصور کر کے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور جس کا کسی قدر نمونہ بمبئی اور کلکتہ اور بعض دوسرے مقامات ابھی تک پیش کر رہے ہیں۔

مسلم لیگ اور کانگرس میں ہندوستان کی آئندہ حکومت کی تشکیل کے بارے میں اختلاف کیا ہوا غنڈوں فتنہ پردازوں اور انسانی شکل میں درندوں کی زنجیریں کھل گئیں۔ اور انہوں نے بے تحاشا لوٹ مار اور قتل وغارت کا بازار گرم کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ اور ایسی ایسی شرمناک حرکات کے مرتکب ہوئے اور ابھی تک ہو رہے ہیں۔ جو انسانیت کے چہرہ کے لئے نہایت ہی بدنما داغ ہیں۔ بے گناہ اور بے قصور عورتوں کی عصمت لوٹی گئی۔ چھوٹے اور شیرخوار بچوں تک کو بے دریغ قتل کیا گیا۔ راستہ چلتے بے خبر انسانوں کو چھرے اور چاقو گھونپ کر ہلاک کیا گیا۔ دوکانوں کو لوٹا اور مکانوں کو نذر آتش کیا گیا۔ غرض کوئی معیوب اور شرمناک حرکت ایسی نہیں جو نہیں کی گئی۔ اور جسے زیادہ سے زیادہ خطرناک بنانے کے لئے مزید تیاریاں نہیں کی جا رہیں۔ اور بے گناہ اور بے قصور ہم وطنوں کے خون سے ہاتھ رنگنے کے سامان نہیں فراہم ہو رہے۔

اس وقت تک مختلف مقامات پر پولیس نے جس قدر ناجائز اسلحہ پر قبضہ کیا ہے۔ اس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ سارے کا سارا اس کے قبضہ میں آ گیا ہے۔ بلکہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ہندوستان کے طول و عرض میں جس قدر ایسا اسلحہ موجود ہے اور جس میں روز بروز اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اس کا بہت ہی قلیل حصہ پولیس کے ہاتھ لگا ہے۔ مگر یہ قلیل حصہ یہ بتانے کے لئے بالکل کافی ہے۔ کہ ہندوستان کی تباہی و بربادی اور ایک دوسرے کی ہلاکت کے لئے کس سرعت اور کتنی کثرت کے ساتھ سامان مہیا کئے جا رہے ہیں۔ پھر نہایت ہی رنج اور دکھ کی بات یہ ہے۔ کہ بعض ذمہ دار لوگ بھی اس کاروبار میں شریک پائے جا رہے ہیں۔ چنانچہ بمبئی پولیس نے ہندو مہاسبھا کے سابق صدر اور سب سے بڑے لیڈر مسٹر ساورکر کی کوٹھی سے چاقوؤں کا ذخیرہ برآمد کیا۔ اور مسٹر ساورکر کے پرائیویٹ سیکرٹری اور ایک اور ہندو سبھائی کو گرفتار کر لیا گیا۔

ہندو مہاسبھا کے سابق صدر کی کوٹھی سے ناجائز اسلحہ کی برآمدگی کوئی معمولی بات نہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فرقہ وارانہ فسادات اور ہندو مسلمانوں کے قتل میں ایسے ہاتھ بھی کام کر رہے ہیں۔ جو اندر ہی اندر تباہ کن مواد تیار کرتے رہتے ہیں۔ اور جنہیں ہندوستان کی بدقسمتی سے ایسا دل و دماغ ملا ہے۔ جسے تعصب نے بالکل مفلوج بنا دیا ہے۔ اور جس میں انسانیت کا ذرہ بھی باقی نہیں رہ گیا۔

اسی سلسلہ میں بعض ذمہ دار لیڈروں کی تقریریں اور تحریکیں بھی قابل ذکر ہیں۔ جو خطرات میں اضافہ کرتی۔ اور عوام کو جنگ و فساد کے لئے تیار کرتی ہیں۔ مثلاً گاندھی جی کے ایک خاص عقیدت مند اور کانگرس کے بہت بڑے لیڈر ڈاکٹر پٹابھی رامیا نے جن سے یہ توقع ہو سکتی تھی کہ عدم تشدد پر زور دیں گے حال میں مچھلی پٹم میں تقریر کرتے ہوئے کہا "ہر گھر کو لازمی طور پر قلعہ کی شکل میں بنانا چاہیئے۔ ہر شہری کو سپاہی بننا چاہیئے۔ ہر شخص کو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا لاٹھی چلانا سیکھنا چاہیئے۔ تاکہ اچانک حملہ کے خلاف بچاؤ کر سکے۔ یہ حملہ شمالی ہند میں ممکن ہے کسی فرقہ دار جماعت کی طرف سے ہو۔ اور جنوبی ہند میں ممکن ہے کمیونسٹ جماعت کی طرف سے ہو۔"

اس تقریر کے مخاطب صرف ہندو تھے اور ظاہر ہے کہ ایک فریق کو اس طرح اشتعال دلانا ملک میں قیام امن کے لئے کوئی اچھی امید نہیں پیدا کرتا۔

غرض ہندو مسلم سمجھوتہ کی اہمیت تو پہلے بھی پوشیدہ نہ تھی۔ لیکن اب تو ایسی واضح ہو چکی ہے۔ کہ کوئی دردمند انسان اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ ان حالات میں خدا تعالےٰ سے دعا کرنی چاہیئے کہ وہ کوئی نہ کوئی صورت سمجھوتہ کی پیدا کر دے تا ہندوستان داخلی جھگڑوں اور فسادوں میں پڑ کر تباہ نہ ہو۔ بلکہ ترقی اور خوشحالی حاصل کرے۔

جب سے ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد شروع ہوئی ہے۔ اس کے لئے ہندو مسلم اتحاد کو سب سے اہم اور ضروری چیز قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ حقیقت ہے۔ کہ ہندو مسلمان لیڈروں نے جو تحریک متحدہ طور پر جاری کی۔ اسے غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی۔ اور وہ ہندوستان کی آزادی کو زیادہ سے زیادہ قریب لانے کا موجب ہوئی۔ اس کے مقابلہ میں جب ہندو مسلمان لیڈروں میں کشمکش پیدا ہو گئی۔ ترقی کی رفتار بھی رک گئی۔ اس تجربہ شدہ طریق سے فائدہ اٹھانے کا وقت آج سے بڑھ کر پہلے کبھی نہیں آیا۔ اس لئے ضرور اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور مل کر آگے قدم بڑھانا چاہیئے۔

ایڈیٹر: غلام نبی

بابو عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر قادیان سے شائع کیا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے

ایک غیر مبائع کی چٹھی کا جواب

غلط بات لکھ کر اس کا جواب مانگنا تقویٰ کے خلاف ہے

غیر مبایعین میں سے کسی انعام الحق صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مولوی محمد علی صاحب کا مباہلہ کے متعلق وہ اشتہار بھیجا جس کا جواب الفضل یکم اکتوبر میں مفصل شائع ہو چکا ہے۔ اور ساتھ ایک چٹھی بھی لکھی۔ جس میں لکھا ہے:۔

"۲۱ اگست ۱۹۴۴ء کے اخبار "پیغام صلح" میں ہمارے امیر جماعت حضرت مولانا محمد علی صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک ضروری تحریر شائع ہوئی تھی۔ جس میں جناب خاص طور پر مخاطب ہیں۔ امید ہے کہ پیغام صلح کا یہ پرچہ ضرور جناب کے مطالعہ میں آیا ہوگا۔ اب یہ تحریر علیحدہ اشتہار کی شکل میں بھی طبع ہو گئی ہے۔ جس کی ایک کاپی اس عریضہ کے ساتھ ارسال خدمت ہے۔ اب ہم جناب کے جواب کے منتظر ہیں۔ جواب تک باوجود جستجو ہماری نظر سے نہیں گزرا۔ اگر حضرت ممدوح کی اس تحریر کا جواب جناب کی طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ تو ازراہ کرم ہوالیسی اطلاع بخشیں۔ بصورت دیگر جلد شائع فرمائیں۔ مگر یہ جواب بالکل واضح غیر مبہم اور جناب کے اپنے قلم سے ہونا چاہیئے۔ اگر جناب خاموش رہے۔ یا خود جواب لکھنے کی بجائے کسی دوسرے کو آگے کر دیا۔ یا جواب غیر واضح مبہم اور الجھاؤ والا ہوا تو یہ ایک غیر تسلی بخش اور نہایت نامناسب امر ہوگا۔ اور اس کا جو مطلب اور مقصد ہو سکتا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔"

اہل پیغام پر تعجب آتا ہے۔ کہ ایک بات جس کا ہماری طرف سے کئی بار جواب شائع ہو چکا ہے۔ اسے دوہراتے رہتے ہیں۔ اور ایسا کرنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں۔ جن کو خوب معلوم ہے۔ کہ ان کے حضرت امیر سے جب بھی ان کی کسی پیش کردہ بات کا حوالہ طلب کیا گیا۔ یا کسی اہم بات کا جواب مانگا گیا۔ تو انہوں نے ایسی خاموشی اختیار کی کہ گویا وہ اس دنیا میں ہی نہیں۔ نامعلوم ان لوگوں کو اپنے امیر کی ایسی مکمل خاموشی کیوں "نامناسب امر" معلوم نہیں ہوتی۔ اور اس قسم کی خاموشی کا جو مطلب اور مقصد ہو سکتا ہے۔ وہ کیوں ان پر ظاہر نہیں ہوتا۔ اب بھی جو اشتہار ان کی طرف سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھیجا گیا ہے۔ اس میں کوئی نئی بات نہیں۔ آج سے ایک سال قبل حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے اس کا جواب الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ مگر جب اس کے ساتھ ہی مولوی محمد علی صاحب سے بھی ایک مطالبہ کیا گیا۔ تو مولوی صاحب موصوف نے مکمل خاموشی اختیار کر لی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں اشتہار کے جواب کے لئے چٹھی لکھنے والے انعام الحق صاحب کو چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ جب ہم نے ان کے امیر صاحب سے ایک مطالبہ کیا تھا۔ تو وہ اپنے امیر صاحب کو خاموش نہ رہنے دیتے۔ اور جب تک ان سے جواب نہ شائع کرا لیتے۔ "مومنانہ جرأت" سے کام لیکر ان کو لکھتے رہتے۔ کہ خاموشی ایک نہایت نامناسب امر ہے۔ آپ کی اس خاموشی کا جو مطلب اور جو مقصد ظاہر ہو سکتا ہے۔ وہ ہمارے حق میں کوئی خوشکن نتائج پیدا نہیں کرے گا۔ مگر عجیب حالت ہے امیر پیغام کی اور عجیب کیفیت ہے ان کے ساتھیوں کی۔ پھر اس سے بھی عجیب بات یہ ہے۔ کہ سراسر غلط بات منسوب کر کے اس کا جواب مانگتے اور اس پر مباہلہ کے چیلنج دینے لگ جاتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے انعام الحق صاحب کی تحریر کا جواب ان کو بھیجا جا چکا ہے۔ اب اخبار میں شائع کیا جاتا ہے۔ حضور نے اس خط کے جواب میں رقم فرمایا ہے:۔

"آپ کے امام نے اگر جھوٹ بولا ہے۔ تو آپ کو اس پر پردہ ڈالنا چاہیئے نہ کہ مشتہر کرنا چاہیئے۔ آپ وہ حوالہ تو میرا لکھیں۔ کہ جس میں میں نے یہ لکھا ہو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عقیدہ نبوت تبدیل کیا۔ میں نے تو جو کچھ لکھا ہے یہ ہے کہ تعریف نبوت میں تبدیلی کی۔ اور بار بار لکھا جا چکا ہے اگر آپ کے امام واقعات کو بدلکر دوسری بات لکھیں۔ تو انہیں اپنی عاقبت کی فکر چاہیئے۔ مجھ سے غلط بات لکھ کر اس کا جواب مانگنا تقوے کے خلاف ہے۔"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور نذر عقیدت

۲۹ ستمبر۔ بعد نماز مغرب وعشاء دہلی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس میں دو نظمیں پڑھی گئیں۔ جن میں ایک جو شیخ اعجاز احمد صاحب نے کہی۔ درج ذیل کی جاتی ہے۔

ہم عاشقوں کی دل و جاں تمہیں تو ہو
جس کی بہار ہو گی خزاں سے نہ آشنا
جس کی نظر سے خاک بنے کیمیا اثر
جس کا کرم گداؤں کو دے شان سروری
جس کی ضیا سے ذرے بنیں رشک مہتاب
جس کا وجود "فتح و ظفر" کی کلید ہے
جس کو "علوم ظاہر و باطن" عطا ہوئے
"احسان و حسن" میں جو مسیحا کا ہے نظیر
زور دعا سے جس کے مٹی بحث ممکنات
"عظمت" تیری ہے کہہ رہی آ "صنا شکوہ"
وہ مصلح عظیم کہ تھا جس کا انتظار
قائم جہاں میں شریعت آج تمہیں سے ہے
ختم رسل کے فیض سے "فخر رسل" ہو تم
ڈھونڈیں گے بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکتیں
پیدا نئی زمین و نیا آسماں ہوا
تم کو خدا نے اب "غلام حسین" کہا
زنجیری تو ہم و عصیاں ہوا جہاں

ہاں ہاں تمہیں تو ہو شہ خوباں تمہیں تو ہو
وہ رشک صد بہار گلستاں تمہیں تو ہو
وہ مرد حق وہ صاحب عرفاں تمہیں تو ہو
وہ تاجدار کشور احساں تمہیں تو ہو
برج یقیں کے وہ خور تاباں تمہیں تو ہو
جس کو ملی ہے "فتح نمایاں" تمہیں تو ہو
حق نے جسے سکھایا ہے قرآں تمہیں تو ہو
سر پر ہے جس کے سایہ یزداں تمہیں تو ہو
تکذیب فلسفی کو وہ برہاں تمہیں تو ہو
بیشک نشان رحمت یزداں تمہیں تو ہو
خود حق نے کہہ دیا ہے کہ ہاں ہاں تمہیں تو ہو
زندہ ہے جس سے دین وہ انساں تمہیں تو ہو
خیر البشر کے چشمۂ فیضاں تمہیں تو ہو
آخر مثیل مہدیٔ دوراں تمہیں تو ہو
اس آسماں کے نیر رخشاں تمہیں تو ہو
"نبیوں کے چاند" "یوسف دوراں" تمہیں تو ہو
اب "رستگار" بندۂ عصیاں تمہیں تو ہو

اعجاز جو کہ نام کا مسلم تھا پھر اسے
جس نے بنا دیا ہے مسلماں تمہیں تو ہو

امتحانات مجلس تعلیم

درجہ علیمہ اور کمپارٹمنٹ میں آنے والی طالبات و طلباء کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کے امتحانات ۱۲ اکتوبر کو شروع ہوں گے۔ طالبات کے لئے مقام امتحان جامعہ نصرت ہوگا۔ اور طلباء کے لئے دفتر مجلس تعلیم امتحان کا تفصیلی پروگرام اداروں کو بھجوا دیا گیا ہے۔ (سیکرٹری مجلس تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

1023

اسلام کا غلبہ اور مسلمانوں کی اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے

از جناب ثاقب صاحب زیروی نئی دہلی

بعثت مسیح موعود کی غرض

موجودہ دنیا میں مادی آزادی کی کمی نہیں۔ دنیوی سلطنتوں کی کمی نہیں۔ ہاں روحانیت کی کمی ہے۔ خداوند عظیم کی محبت وخوف اور پاکیزگی روح وضمیر کی کمی ہے قرآن کریم پر حقیقی عمل کی کمی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی کمی کو پورا کرنے کے لئے مبعوث ہوئے۔ اگر خداتعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیوی سلطنت قائم کرنے کے لئے بھیجنا، تو یقیناً آپ کی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ اس کام کے لئے نپولین اور ہٹلر کافی تھے۔ جنہوں نے وسیع اور عظیم الشان دنیوی سلطنتیں قائم کیں۔ اس کام کے لئے موجودہ حکمران طاقتیں کافی ہیں۔ جنہوں نے وسیع سلطنتیں قائم کر رکھی ہیں۔ دنیوی حکومت قائم کرنا ایک معمولی چیز ہے۔ جسے دنیوی اشخاص سرانجام دے سکتے ہیں۔ اگر ایک نبی یہی کام سرانجام دینے کے لئے مبعوث ہو تو ایک دنیوی انسان کی اور ایک نبی کی طاقت میں کوئی فرق نہیں۔

یقیناً ایک نبی براہ راست دنیوی حکومت یا مادی آزادی کے لئے نہیں آتا۔ بلکہ وہ اپنے زمانے کے انسانوں کے دلوں میں خداوند عظیم کی محبت اور خوف پیدا کرنے انہیں نفسانی خواہشات توہمات اور غلط افکار اور عقائد سے نجات دلانے ان میں روحانیت پیدا کرنے اور ان کے روح وضمیر کو پاکیزہ بنانے کے لئے آتا ہے۔ اور یہ ایک ایسا دشوار کام ہے۔ جسے کوئی دنیوی حکمران مصلح اور مفکر سرانجام نہیں دے سکتا۔ اس مشکل ترین کام کو سرانجام دینے کے لئے خداتعالےٰ اپنے ایک برگزیدہ بندے کو آسمانی طاقت دے کر بھیجتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہی مشکل ترین کام سرانجام دینے کے لئے مبعوث ہوئے۔

اسلام کی تعلیم

اسلام کسی آزاد قوم کو یہ نہیں سکھاتا کہ وہ کسی کمزور کی مادی آزادی چھین لے اسلام کسی غلام قوم کو بے ضرورت جنگ مادی آزادی کے لئے سیاسی ہنگامے۔ ہڑتالیں اور شوروشر برپا کرنے کی تعلیم نہیں دیتا۔ اس کے برعکس وہ انسانوں کو ایسے راستے پر چلاتا ہے۔ کہ وہ مکمل روحانی معاشری اور معاشیاتی آزادی حاصل کرلیتے ہیں۔ اور اس روحانی معاشری اور معاشیاتی آزادی اور قوت تنظیم کا لازمی نتیجہ مادی آزادی اور غلبہ ہے۔ یہاں میں علامہ مشرقی صاحب کی تحریرات میں سے ایک اقتباس درج کرتا ہوں۔ اگرچہ انہوں نے خود اپنی اس بیان کردہ حقیقت کے خلاف عمل کیا۔

"ہنگامی یا وقتی تحریکیں کمزور قوم کی علمی قوتوں کو فنا کردیتی ہیں۔ ہنگامی حرکت کوئی حرکت نہیں"۔

مادی آزادی اور مادی غلبہ یا دنیوی سلطنتوں کے ذریعے ہزاروں سال تک بھی اسلام کو دنیا میں غالب نہیں کیا جاسکتا۔ اسلام کے عروج اور غلبے کے لئے اسلام کی حقیقی تعلیم اور حقیقی نظریات پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ (یہ ضرورت خداوند عظیم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیج کر پوری کردی ہے) تاکہ لوگ اسے ایک صداقت عظیم پاکر اس کے حلقہ بگوش ہونے چلے جائیں۔ (جس طرح آج روز احمدیت میں لوگ مشرق ومغرب سے حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں)

اسلام کے عروج کے لئے ضرورت

اسلام کے عروج اور غلبہ کے لئے انسانوں کے اس گروہ کی ضرورت ہے۔ جو اسلام کی حقیقی تعلیم، حقیقی نظریات کو دنیا میں پیش کرے۔ اور انسانوں سے شدید جنگ افکار کرے۔ اس کے پاس وہ قرآنی نقطہ نظر (اَوٹ لک) ہو جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھی۔ جو قرآن کی نظر سے دیکھے اور قرآن کی زبان سے بولے اور ذہنی طور پر کسی دوسری قوم کی تہذیب کسی نظریے۔ کسی ازم۔ کسی نظام جدید کا گرفتار نہ ہو۔ جو خداوند عظیم کے نام اور اس کے آخری پیغام کو دنیا کے گوشے گوشے تک پھیلانے میں اپنا مال وجان قربان کردے۔ ایسا گروہ خداتعالےٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم کردیا ہے۔

اسلام کی ترقی مادی غلبہ سے نہیں

مادی غلبے یا دنیوی سلطنتوں کے قیام سے اسلام کی حیات ثانیہ نہیں ہوسکتی۔ جب تک مادی غلبے یا دنیوی سلطنتوں کے حامل مسلمانوں کے سامنے اسلام کی اصل تعلیم اور نظریات اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نصب العین نہ ہو۔ اقوام مغرب نے مادی آزادی اور غلبے کو اپنا مقصد ٹھہرایا۔ اور آج وہ مسلسل جنگوں کی تباہ کن گرفت میں مبتلا ہیں۔ مادی آزادی اور غلبہ انہیں روح وضمیر کی پاکیزگی اور مستقل امن ومسرت نہ دے سکا۔

اگر اسلام کو اپنی ترقی اور غلبے کے لئے دنیوی سلطنت اور مادی قوت کی ضرورت ہوتی۔ تو آج اسلام دنیا میں سرخرو ہوتا۔ کیونکہ ٹرکی۔ مصر۔ افغانستان عراق وایران اور عرب کے پاس دنیوی سلطنتیں ہیں۔ علامہ اقبال مرحوم نے اسی خیال کے ماتحت ٹرکی پر اس طرح آنسو بہائے ہیں ؎

نہ پنداری کہ رست از بند افرنگ
ہنوز اندر طلسم او اسیر است

جماعت احمدیہ کی جنگ افکار

احمدیہ جماعت مادی آزادی کو زیادہ اہمیت نہ دیتے ہوئے کسی سیاسی شورش میں حصہ نہیں لیتی۔ کیونکہ وہ اپنے مسلسل تبلیغی ہنگاموں سے اور اپنے روحانی۔ معاشری اور معاشیاتی قوت وتنظیم سے ایک وسیع مادی غلبہ اور تسلط فی الارض پیدا کر رہی ہے اسے کسی زیادتی کرنے والے سے گلہ نہیں اگر اسے گلہ ہے تو اپنے آپ سے۔ وہ ہر فساد ہر ظلم کا مقابلہ کرنے کے لئے قرآن کے حکم کے مطابق روحانی اور معاشری طور پر اپنی تربیت اور تنظیم کر رہی ہے۔ احمدیہ جماعت مغربی تہذیب اور نظریات کو ختم کرنے کے لئے مغربی اقوام سے تلوار کا جہاد نہیں کرنا چاہتی۔ مغربی اقوام کے افراد کو موت کے گھاٹ اتارنا نہیں چاہتی۔ بلکہ ان کی غلط تہذیب اور نظریات کو ختم کرنے کے لئے ان کے دماغوں کو بدلنا چاہتی ہے اور ان سے جنگ افکار کرنا چاہتی ہے۔ اسلام کا یہی وہ نظریۂ تسلط ہے۔ جس سے دنیا میں تمام جنگوں کا عملی طور پر خاتمہ ہوسکتا ہے۔ علامہ اقبال مرحوم فرماتے ہیں ؎

یورپ کی غلامی پہ رضا مند ہُوا تو
مجھ کو تو گلہ تجھ سے ہے یورپ سے نہیں ہے

احمدیہ جماعت کو کسی ظالم سے گلہ نہیں کیونکہ وہ سمجھتی ہے کہ خداوند عظیم ہر ظالم کو تباہ کرنے کے سامان پیدا کردیتا ہے۔ وہ کسی ظلم کسی ازم کسی نظریے کا مقابلہ کھوکھلی شوروشر جہانی طاقت سے نہیں کرنا چاہتی۔ بلکہ وہ اپنی ذات پر ظلم کررہی ہے۔ وہ اپنی روحانی طاقتوں کو بیدار اور تربیت یافتہ بنارہی ہے۔ تاکہ وہ ہر ظلم ہر فساد اور ہر تاریکی کا مقابلہ بنیادی طور پر کرسکے۔ وہ اپنے میں وہ صفات پیدا کررہی ہے۔ جو اسے کائنات پر چھا جانے کے قابل بنادیں۔

احمدیہ جماعت آزادی کا حقیقی اسلامی تخیل عملی طور پر پیش کر رہی ہے۔ جس پر عمل کرکے انسان ہمیشہ کے لئے نہ کسی دوسرے کو مادی طور پر غلام بناسکتا ہے۔ اور نہ خود مادی اور ذہنی طور پر کسی کا غلام بن سکتا ہے۔ احمدیہ جماعت کو ان نغموں سے گلہ نہیں جنہوں نے دوسروں کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے اور انہیں سلامتی کے راستے سے بھٹکا دیا ہے۔ اسنے ان نغموں کو بے اثر کرنے کے لئے اپنے اندر ایک نغمۂ عظیم پیدا کرلیا ہے۔

احمدیہ جماعت کی تعمیری جدوجہد

احمدیہ جماعت مشرق ومغرب کے موجودہ کلچر تہذیب افکار اور نظریات کی کھوکھلی دیواروں پر ایک نئی اور محکم عمارت کھڑی کرنا چاہتی ہے۔ اسلئے وہ تمام وقتی جوش اور بے سود شوروشر کو چھوڑ کر خاموش اور تعمیری جدوجہد میں لگی ہوئی ہے۔ وہ انسانوں کے دلوں میں ایک مقدس آگ روشن کر رہی ہے جو دورِ حاضر کے تمام خاشاک غیر اللہ کو جلا کر راکھ کے ڈھیروں میں تبدیل کردے گی۔

آج تمام دنیا میں صرف احمدیہ جماعت ہی ایک ایسی جماعت ہے جو خود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن حکیم اور فرمودہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کر رہی ہے۔ اور دوسروں تک تبلیغ حق پہنچا رہی ہے۔ جو شب و روز ایک مذہبی جنون اور اسلام کو غالب کرنے کا خیال لئے ہوئے ہے۔ جس کے افراد ہر گوشۂ عالم میں پہنچ کر تمام مذاہب کے لئے زلزلہ بن رہے ہیں۔ یہی ایک ایسی جماعت ہے جس کا پیش کیا ہوا اصل اسلام تمام مذاہب کے افراد کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔

احمدیہ جماعت ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جس کی نمازیں اسے تمکن فی الارض ایک وسیع غلبہ دلائیں گی۔ جو اسلام کو غالب کرنے کے لئے اسی نصب العین پر اسی راستے پر چل رہی ہے۔ جس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے تھے۔ اور انہوں نے اسلام کو دنیا میں غالب کیا تھا۔

مسلمانوں میں کئی اور مصلحین اور جدید علماء اسلام کو غالب کرنے کے لئے اپنی خود ساختہ سکیمیں لے کر آئیں گے۔ اور اپنے ارادوں میں ناکام ہو کر معدوم ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ تمام عالم اسلام پکار اٹھے گا۔ واقعی اسلام کو غالب کرنے کا صرف ایک ہی راستہ ایک ہی نصب العین ہے۔ جس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمل کیا۔ اور جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبعوث ہو کر دہرایا۔

تعلیم الاسلام کالج قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔ "کالج شروع کر دیا گیا ہے۔ پروفیسر بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے مل گئے ہیں۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ .... لڑکوں کو اس میں تعلیم کے لئے بھجوایا جائے۔" (الفضل ۳۰ مئی ۱۹۴۴ء)

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام کالج میں بھجوایئے

فرسٹ ایر بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی کا داخلہ ۳۰ ستمبر سے شروع ہے۔ اور دس دن تک جاری رہے گا۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان)

ویدوں میں کیا ہے؟

پیشتر اس کے کہ میں عالموں اور پنڈتوں کی آراء تحریر کروں۔ وید کے معنامین کو بآسانی سمجھنے کے لئے چند ابتدائی امور اور وید کی مختصر تاریخ کا بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ اس سے کئی غلط فہمیاں جو وید کے بارہ میں پیدا ہو چکی ہیں۔ دور ہو جائیں گی۔

وید اشعار کا مجموعہ ہیں

وید دراصل کوئی کتاب نہیں۔ کتاب کے معنے مسلمانوں اور اہل کتاب کی اصطلاح میں ایسی لکھی ہوئی عبارتوں کا نام ہے۔ جو کسی نبی پر نازل ہوئی ہوں۔ یا اس نے خدا سے الہام پا کر یا روح القدس کی تائید سے لکھی ہوں۔ لہٰذا اصطلاحی معنوں میں وید کوئی آسمانی کتاب نہیں اور نہ کبھی تھی۔

وید مشرکانہ اشعار کا مجموعہ ہے۔ جو سینکڑوں برسوں میں تیار ہوا۔ اس مجموعہ کے اندر سینکڑوں شعراء کا کلام ہے۔ ان شعراء کو وید کی اصطلاح میں رشی کہا جاتا ہے۔

وید کی تعلیم

ان رشیوں کے کلام میں دیوتاؤں کی اور اجرام فلکی کی تعریفیں ہیں۔ ان کی پوجا کی جاتی ہے۔ اور ان کے آگے منت وزاری کی جاتی ہے۔ ان سے رزق۔ کھیتیاں۔ گائیں۔ اولاد اور سو برس جینے کی تمنائیں کی جاتی ہیں۔ کبھی اندر دیوتا کو مدعو کیا جاتا ہے۔ کہ نیچے اتر کر سوم رس کا جام نوش کرے۔ اور پلانے والے کا دامن مرادوں سے بھر دے۔ رگوید اسی قسم کے اشعار سے بھرپور ہے۔ یجروید میں گائے۔ بیل اور ہر قسم کے جانوروں کی قربانیاں دینے پر زور دیا گیا ہے۔ اور قربانی کے پیچ در پیچ قواعد بتلائے گئے ہیں۔ سام وید میں ان اشعار کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے۔ تا وہ یگیہ کے وقت گانے کا کام دیں۔

وید میں خدا کا ذکر نہیں

ویدوں کے اشعار میں خدا تعالےٰ کا کہیں ذکر نہیں۔ توحید اور رسالت کا نام ونشان نہیں۔ الہام اور وحی سے وہ بے خبر ہیں۔ پس ویدوں کے الہامی ہونے کا سوال ہی سرے سے پیدا نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ ان کو الہامی کتاب مانا جائے۔ دیوتاؤں کی تعریفیں دل کھول کر کی گئی ہیں۔

وید زمانہ جاہلیت کا کلام ہے

یہ کلام آج سے ۳۰۰۰ یا اس سے بھی کچھ پہلے زمانہ کا ہے۔ آریہ لوگ اس وقت اعلیٰ تمدن سے واقف نہ تھے۔ یہ گلہ بانی اور زراعت کا زمانہ تھا۔ فلسفہ نے ابھی اس قوم کے گھروں میں قدم نہ رکھا تھا۔ ایسے غیر متمدن یا یوں کہو کہ جاہلیت کے زمانہ میں بچارے برہمن اس سے زیادہ اور کیا کر سکتے تھے۔ وہ مجبور بھی تھے۔ ہندوستان میں آنے سے قبل وہ تین سو سال تک بابل۔ عراق اور ہمدانی کی سرزمینوں میں رہے تھے۔ (دیکھو رگوید منڈل ۸ سوکت ۲۰) اس سوکت میں سوسہ۔ میڈیا اور کالدیہ کا نام ایک ہی جگہ آیا ہے۔ ان علاقوں کے لوگ پندرھویں۔ چودھویں۔ تیرھویں۔ بارھویں صدی قبل از مسیح میں مترا۔ اندر۔ ورن۔ اور نستیہ (برج جوزا) وغیرہ کی پرستش کرتے تھے۔ (دیکھو انسائیکلوپیڈیا اور ریلیجنز اینڈ ایتھکس جلد ہفتم۔ مضمون متھرا ازم (Mithraism)) چونکہ آریہ قوم نے ان علاقوں میں تین سو سال تک زندگی بسر کی۔ لہٰذا انہوں نے ان دیوتاؤں کی پرستش سیکھ لی۔ اور اسی مشرکانہ مذہب کو ہمراہ لئے ہوئے بارھویں صدی قبل از مسیح میں وارد ہندوستان ہوئے۔

گویا عناصر پرستی اور دیوتا پرستی۔ سورج پرستی وغیرہ وغیرہ مشرکانہ عقائد ان کے موروثی عقائد تھے۔ انہی عقائد کا اظہار انہوں نے اپنے اشعار میں کیا۔

وید منتر

اکثر لوگ وید منتر یا منتر کے لفظ سے یہ دھوکا کھاتے ہیں۔ کہ شاید اس سے آیت مراد ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ منتر شعر کو کہتے ہیں۔ اور سوکت کے معنے فصل کے ہیں۔ اور منڈل بمعنی جلد سمجھ لیجئے۔ مثلاً رگوید کے دس منڈل ہیں۔ گویا معنی اس کی دس جلدیں ہیں۔ اس میں نوے شعراء کا کلام درج ہے۔ یجروید کے مصنفوں یا شاعروں کی تعداد ...۔ تک پہنچتی ہے۔ سام وید اور اتھروید کا حال اس سے بڑھ کر ہے۔ سینکڑوں شعراء کا کلام اس میں پایا جاتا ہے۔

وید بیاس

میں نے اوپر بیان کیا ہے۔ کہ آریہ ہمدانی اور عراق کے ملکوں سے ہندوستان میں وارد ہوئے۔ بارھویں صدی سے گیارھویں صدی قبل مسیح تک مختلف شعراء جن کی تعداد سینکڑوں تک پہنچتی ہے۔ اور جن میں عورتیں بھی شامل تھیں۔ اسی قسم کے شعر کہتے رہے۔ اور یہ اشعار لوگوں کی زبانوں پر رہے۔ لکھنے کا رواج اس وقت قطعاً نہ تھا۔ اگر کسی ابتدائی زمانہ میں لکھنے کا رواج ہوگا۔ تو یہ لوگ فن تحریر کو بالکل فراموش کر چکے تھے۔ پس یہ اشعار یا منتر سینہ بسینہ اور زبان در زبان صدیوں تک چلے آئے۔

آخر سری کرشن کے ظہور سے قریباً ایک صدی پیشتر دیاس ولد پراشر نے جس کو وید بیاس بھی کہتے ہیں۔ بذریعہ الہام حروف تہجی سیکھے (دیکھو وشنو پران) حروف تہجی یا اکھشر جو ویاس کو بذریعہ الہام سکھلائے گئے۔ ان کی تعداد ۵۰ بیان کی جاتی ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے۔ کہ اول ان اکھشروں کی تعداد کم تھی۔ بعد میں آہستہ آہستہ بڑھا دی گئی۔ اور یہ ممکن ہے۔ (البیرونی کی کتاب الہند صفحہ ۱۶ جلد اول باب ۱)

وید بیاس اور ویدوں کی تدوین

وید بیاس کا نام دیاس اسی لئے رکھا گیا۔ کہ انہوں نے اس مجموعہ اشعار کو جس کا نام وید ہے۔ مضامین کے لحاظ سے تین حصوں میں تقسیم کیا۔ پہلے حصہ کا نام رگوید دوسرے کا نام سام وید۔ تیسرے کا نام یجروید تھا۔ رگوید میں رچائیں ہیں اور یجروید میں رچاؤں کے علاوہ قربانیوں کا ذکر ہے۔ اور قربانی کے جانوروں کی خدمت اور قربانی کے طریقوں کی تفصیل ہے۔ سام وید گانے والے منتروں کا مجموعہ الگ کر دیا گیا۔

ایک سے تین وید

اس بیان سے یہ جھگڑا ابھی صاف ہو گیا۔ کہ ویدوں کی تعداد کتنی ہے؟ ایک یا تین یا چار۔ ظاہر ہے کہ وید دراصل ایک ہی مجموعہ اشعار کا نام ہے۔ ویاس نے اسکو تین حصوں میں بانٹ کر الگ الگ کر دیا۔ کئی سو برس تک یہی تین وید رہے۔ چوتھا وید یعنی اتھروید اسی وقت بنایا گیا۔ جبکہ سری کرشن جی کے ظہور کے بعد آریہ لوگ توحید کی روشنی سے منور ہو چکے تھے۔

1024

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس زمانہ میں چونکہ ان کے تعلقات عرب کے ساتھ مضبوط ہو چکے تھے۔ اس لئے وہ بے روک ٹوک مکہ بھی جانے لگے۔ اور مکہ کے تعلق کی وجہ سے حضرت ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ اور عیص یا اُمیسو سے بھی جو حضرت اسماعیل کا داماد تھا۔ خوب واقف ہو چکے تھے۔ چنانچہ سری حضرت کرشن کی وفات سے قریباً تین سو سال بعد انہوں نے چوتھا وید تیار کیا جس کا نام اتھروَن وید یا اتھروِید رکھا۔ پرش سوکت میں کس کی تعریف ہے اس وید کو اتھروان کے نام سے dedicate (منسوب) کیا۔ ناظرین حیران ہوں۔ اگر میں ان کو بتا دوں کہ یہ اتھروَن اسماعیل کا نام ہے جس کا ثبوت اس مشہور سوکت سے ملتا ہے جس کا نام پرش سوکت ہے اور جو سب سے پہلے اس وید میں لکھ کر شامل کیا گیا ہے اس کا مصنف نرائن رشی ہے۔ اخبار الفضل ۱۲ مارچ ۱۹۴۶ء میں پنڈت منگل دیو شاستری ایم۔ اے پرنسپل گورنمنٹ سنسکرت کالج بنارس کے مضمون مندرجہ رسالہ رتناگر ماہ دسمبر ۱۹۴۵ء کا جو اقتباس شائع ہوا ہے اس میں اسی پرش سوکت کا ذکر ہے لیکن غالباً ان کو بھی یہ معلوم نہ ہوگا۔ کہ اس سوکت میں پرش سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے پرش کو اپنے خیال میں خدا تعالےٰ پر چسپاں کیا ہے۔ گو اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ پرش کا لفظ ویدوں میں پچاسوں جگہ عام انسانوں کے لئے آیا ہے۔ پس جب پرش کا لفظ عام انسانوں پر بھی بولا جاتا ہے۔ تو پھر خدا تعالےٰ کے لئے اس کا استعمال جائز نہیں ہو سکتا۔ اس پرش سوکت کا اگر تدبر کے ساتھ مطالعہ کیا جائے تو وہ اپنی تفسیر آپ کئے دیتا ہے۔ میرے خیال ناقص میں پرش سے مراد یہاں الانسان ہے۔ یعنی انسانِ کامل یا کلمہ۔ جیسے انگریزی میں Word آئے ہیں۔ انجیل پڑھنے والوں پر یہ امر مخفی نہیں کہ تمام عیسائی حضرت مسیح کو The Word یا کلمہ کہتے ہیں۔ یوحنا کی انجیل کی پہلی آیت میں لکھا ہے "ابتداء میں کلام تھا۔ کلام خدا کے ساتھ تھا۔ کلام خدا تھا"۔ اس آیت میں "کلام" سے مراد مسیح علیہ السلام کی ذات ہے۔ اسی طرح آریوں نے اتھروَن رشی (جو ہمارے خیال میں حضرت اسماعیل بن حضرت ابراہیمؑ ہیں) کو پرش یعنی کلمہ کہہ کر اس کی تعریف کی ہے۔ اور نرائن رشی نے بذریعہ اشعار اس عقیدت کا اظہار اس سوکت میں کیا ہے۔ (دیکھو اتھروید پیلا دشا کھا ۵ ۲/۱۰)

اس سوکت میں نہ صرف اتھروَن یعنے اسماعیل علیہ السلام کا ذکر ہے۔ بلکہ مکہ معظمہ کی تعریف اس رنگ میں کی گئی ہے۔ جس طرح ایک مسلمان کرتا ہے۔ چنانچہ اس سوکت کے منتر ۲۶ سے لے کر منتر ۳۳ تک مکہ معظمہ اور حضرت اسماعیلؑ کی تعریف کی گئی ہے۔ اور اخیر میں یعنے منتر ۳۳ میں حضرت ابراہیمؑ (برہما) کے مکہ میں مختصر قیام کا ذکر ہے۔ یاد رہے۔ یہ پورا سوکت اتھروید پیلا دشا کھا میں موجود ہے۔ اس کے کل منتر ۳۳ ہیں۔ اس سوکت کو بعد ازاں رگوید اور یجروید میں بھی بطور ضمیمہ درج کیا گیا۔ لیکن رگوید میں صرف ابتدائی ۱۶ منتر ہیں۔ اور یجروید میں ابتدائی ۲۲ منتر۔ پورا سوکت اتھروید پیلا دشا کھا میں اب تک موجود ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس پرش سوکت کے وجود سے وہاں تک نتیجہ نے اتھروید کو تمام ویدوں کا سردار کہا۔ پرش سوکت ہمیں اس بات کی طرف لے جاتا ہے کہ ہم یقین کریں۔ اس زمانہ میں آریہ لوگوں میں توحید اور رسالت کے خیالات پیدا ہو چکے تھے۔ یہ ساری برکت سری کرشن جی کی بعثت سے پیدا ہوئی تھی۔ ورنہ پہلے ہندوستان زمانہ جاہلیت کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ (باقی)

نعمت اللہ گوہر بی۔ اے

ہز ہائی نس آغا خاں کی ڈائمنڈ جوبلی کے دلچسپ حالات

از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب احمدی مبلغ مقیم دارالسلام

ہز ہائی نس آغا خاں عالمگیر شہرت کے مالک ہیں۔ سیاسی لحاظ سے وہ ایک خاص شخصیت خیال کئے جاتے ہیں۔ مذہبی حیثیت سے وہ اپنی قوم اسماعیلی خوجوں کے "خداوند"۔ "امام زمان"۔ "روحانی باپ" سمجھے جاتے ہیں۔ گذشتہ ماہ اگست میں ان کے افریقہ کے مریدوں نے انہیں ہیروں سے تولا۔ اور ان ہیروں کی قیمت بطور نذرانہ پیش کر دی۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس سترہزار کے اجتماع میں بیشتر افراد اسماعیلی خوجے تھے۔

ہز ہائی نس آغا خاں ابھی سات سال کے تھے کہ ان کے والد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ اور ان کو ۱۸۸۵ء میں اپنے باپ کی گدی پر بیٹھنا پڑا۔ ۱۹۴۵ء میں انہیں گدی پر بیٹھے ساٹھ سال کا عرصہ ختم ہوتا تھا۔ اس طویل عرصہ کے ختم ہونے پر ان کے مریدوں نے پہلے ہندوستان میں مارچ ۱۹۴۶ء میں ہیروں سے تولا۔ اور دوسری بار افریقہ میں ۱۰ اگست ۱۹۴۶ء کو۔

دربار عام

سارے افریقہ مڈغاسکر اور ہندوستان سے بھی اسماعیلی آئے ہوئے تھے۔ ایک فیملی امریکہ سے بھی آئی۔ ہز ہائی نس ایک عام دربار جو صرف اسماعیلی لوگوں کے لئے مخصوص تھا منعقد کرتے۔ ان درباروں میں سے ایک خاص دربار جس کا اخبارات میں بھی ذکر آیا "خطابات و اعزازات کا دربار تھا"۔ عام خطابات عالی جاہ۔ حضور مکھی اور وارث وغیرہ اس وقت تک اسماعیلیوں کے نام کے ساتھ دیکھا اور سنا کرتے تھے۔ اس تقریب پر بعض خاص اسماعیلیوں کو "کونٹ" کا خطاب بھی دیا گیا۔ اسی طرح وزیر اور سردار کے خطابات دیئے گئے۔ ایک خاص خطاب "ماتا سلامت" کا ہز ہائی نس نے اپنی بیگم صاحبہ کو دیا۔ "کولونیل ٹائمز" کے خاص نامہ نگار کا بیان ہے کہ جب خطابات دیئے جانے لگے تو سب سے پہلا خطاب ماتا سلامت ہز ہائی نس نے اپنی بیگم کو دیا۔ یہ وہ خطاب ہے جو اس وقت تک صرف ہز ہائی نس کی والدہ لیڈی علی شاہ کیلئے مخصوص تھا۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ اس وقت ہز ہائی نس کی آنکھیں خوشی کے آنسوؤں سے بھر گئیں۔ جب خطاب دیتے ہوئے آپ نے یہ الفاظ کہے کہ یہ وہ عظیم الشان خاتون ہے جو نہایت اخلاص سے انکی خدمت میں مشغول رہتی ہے۔ اور ان کے آرام کی خاطر غیر معمولی قربانی کرتی ہے۔ اپنی فیملی کے عظیم الشان خطاب کا کو پورا اہل سمجھتے ہوئے یہ خطاب دیا جاتا ہے۔ بیگم نے نامہ نگار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا۔ اس خطاب سے جو اس کی عزت افزائی کی گئی ہے اس سے وہ بہت متاثر ہوئی ہے۔ یہ اس کی زندگی ایک خاص وقت تھا کہ اسے عظیم المرتبت خطاب سے نوازا گیا۔ اور ان تاثرات کو بیان کرتے ہوئے بیگم کی آنکھوں میں بھی آنسو بھر آئے۔

ہز ہائی نس کی بیگم صاحبہ

ہز ہائی نس کی موجودہ بیگم صاحبہ مس فرانس ۱۹۳۴ء فرانس میں حسن و خوبصورتی کا ۱۹۳۰ء میں جو مقابلہ ہوا تھا آپ اول آئیں۔ گذشتہ دو سال سے ہز ہائی نس کی زوجیت میں ہیں۔ عام طور پر خاص تقریبوں میں ساڑھی پہنتی ہیں ورنہ یورپین لباس ہی عموماً پہنتی ہیں۔ گذشتہ سال آپ کا نام ام حبیبہ اسلام قبول کرنے پر ہز ہائی نس نے رکھا۔

نمائش گاہ

شہر کے باہر میدان میں نمائش کا انتظام کیا گیا اور فیصلہ کیا گیا تھا کہ تین دن کی آمد اور بہبودی فنڈ کیلئے حکومت کو دی جائے گی۔ ہز ہائی نس اور بیگم اور ہزاروں دیگر لوگوں کے اجتماع کے ساتھ اس نمائش کا ... کیا گیا۔ نمائش میں مختلف قسم کی تجارتی اشیاء رکھی گئی تھیں۔ صحت کے اصول کے متعلق بعض مفید چارٹ ... علاحدہ کمروں میں لگائے گئے۔ ایک وسیع احاطہ میں ایک سینما ہاؤس تین لاکھ شلنگ کے خرچ سے عارضی طور پر تیار کیا گیا جس میں گیتی بھی ... دکھائے جاتے۔ ایک خاص ... میں اسماعیلی ... کی ... صنعت کے کارنامے ... تھے۔ اس کا ٹکٹ بیس شلنگ ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک لائن میں جوا کھیلنے کے سٹال لگے ہوئے تھے۔ درمیان میں ایک فوارہ بڑے دروازہ کے سامنے جو شیشوں سے بنایا گیا تھا۔ تیار کیا گیا۔

قیمتی ساڑھی

بعض کھیلیں بھی دکھائی گئیں۔ اس ساری نمائش کی روح رواں بیگم کی ساڑھی تھی۔ جس میں اٹھارہ سو خوبصورت ستاروں کی طرح چمکتے ہوئے ہیرے لگے تھے۔ یہ سفید رنگ کی ساڑھی ہیروں سے جڑی ہوئی ساڑھی ہے۔ جو بیگم نے ہندوستان ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر پہنی۔ اور دس اگست ۱۹۴۶ء کو جوبلی تقریب پر یہاں بھی پہنی پہلے اس کی قیمت کا اندازہ تیس ہزار پونڈ بتایا گیا۔ پھر چالیس ہزار پونڈ اور تقریب کے موقع اخبارات میں پچاس ہزار پونڈ اس ساڑھی کی قیمت بتائی گئی۔ نمائش میں ایک خاص سب انسپکٹر پولیس کی ڈیوٹی ساڑھی پر لگی ہوئی تھی۔

جلوس کی شان

جلوس میں اسماعیلی لوگ اپنے سنہری جیسے بین کر سنہری پگڑی سر پر رکھکر مردوں عورتوں اور بچوں گرلز گائڈ سکاؤٹس کے اجتماع کی صورت میں نکلا۔ یہ جلوس پانچ بجے دن کے شروع ہوا۔ اور شہر کے خاص خاص حصوں سے چکر لگاتا ہوا ڈائمنڈ آباد میں رات کے دس بجے کے قریب پہنچا۔ اس جلوس میں خاص طور پر نعرے حسب ذیل سنے گئے۔ ڈائمنڈ جوبلی زندہ باد۔ امام زمان زندہ باد گذشتہ دنوں سے مسلم بیداری کے ماتحت اللہ اکبر کے نعرے بھی کسی وقت سنائی دیتے تھے۔ خاص بات جلوس کی یہ تھی۔ کہ اس میں ایک بہت بڑی کشتی جسے کشتی نوح قرار دیا گیا بنا کر اس کے پیچھے پہئے لگا دیئے۔ اور رنگ کر کے سفید لمبی لمبی داڑھیوں والے آدمی اس پر بٹھلائے گئے۔ اسی طرح ایک بہت بڑی مچھلی۔ سفید بطخ۔ ایک جہاز۔ ریل گاڑی۔ شیش محل۔ لبس۔ بیٹر جیتا۔ تانگہ۔ جیراف لمبی گردن کا جانور جو افریقہ میں پایا جاتا ہے لکڑی کے بنائے ہوئے تھے۔ جو ہر ایک پارٹی کے ساتھ تھے ان میں سے ایک ہاتھی بھی تھا۔ ریل گاڑی کا کھلا ٹرک اس پر ڈھولکی اور ہارمونیم بجانے والے بیٹھے تھے۔ بعض

لوگوں نے لباس تبدیل کئے ہوئے تھے۔ رنگ بھی مصنوعی سفید و سرخ اور سفید چہروں پر لگا کر جلوس کو رنگین بنایا گیا۔ مختلف مواقع پر کچھ دیر کے لئے جلوس ٹھہر جاتا۔ اور پٹاخے وغیرہ چلائے جاتے۔

آتش بازی

آتش بازی کے متعلق مشہور تو یہ تھا۔ کہ خاص قسم کی آتش بازی تیار کرا کے ولائت سے منگائی گئی ہے۔ رات کے وقت سمندر کے کنارے آتش بازی چلائی گئی۔ اسمٰعیلیوں نے اپنے دل کے ارمان اپنے "امام زمان" کی ساٹھ سالہ امامت کی خوشی میں نکالے۔ بعض آتشبازیوں کو جب چھوڑا جاتا۔ تو ہز ہائی نس کی تصویر بن جاتی۔ آتش بازی کے ساتھ ساتھ دوسرے کنارے پر ہز ہائی نس ان دنوں فروکش تھے مکان بجلی کی روشنی سے جگمگا رہا تھا۔

دیگر انتظامات

اس تقریب پر اسمٰعیلیوں کی رہائش کے واسطے عارضی کیمپ لوری کے کپڑے سے بنائے گئے۔ یہ کیمپ خود ایک شہر تھا۔ اس کے سامنے سوتھ افریقہ۔ کونگو۔ یوگنڈا کینیا۔ ٹانگانیکا سے آئی ہوئی ہزاروں لاریاں اور موٹریں تھیں۔ کھانے وغیرہ کا اگرچہ کوئی اچھا انتظام نہ تھا۔ مگر ان لوگوں نے اپنے لیڈر کی خاطر سب تکالیف برداشت کیں اور یہ دن گذارے۔ شہر میں بیسیوں عارضی ہوٹل اور ریسٹورنٹ کھول دیئے گئے۔ اور مختلف قوم کے دوکانداروں ڈاکٹروں پیشہ وروں اور دفتروں نے مالی طور پر کافی فائدہ اٹھایا۔ ہوٹل اور ریسٹورنٹ ہر وقت بھرے رہتے تھے۔ رمضان کے مہینہ میں شراب پانی کی طرح استعمال کی جاتی ریلوے کے ڈائننگ کاروں میں پرائیویٹ رہائش و مکانوں میں کلبوں اور ہوٹلوں میں دن رات صبح و شام پی جاتی۔

زکوٰۃ

نماز کی طرح زکوٰۃ بھی اسلام کا ایک اعلیٰ رکن ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں نماز کے ساتھ ہی اس کی بھی تاکید فرمائی ہے لہذا احباب نصاب احباب حساب کر کے زکوٰۃ بیت المال میں ارسال فرمائیں۔ کیونکہ امام وقت کی اجازت کے بغیر اس کا بطور خود خرچ کرنا ہرگز جائز نہیں۔

سرمہ جواہر والا رجسٹرڈ

آنکھوں کے باریک اعصاب کو مضبوط کرتا ہے بینائی کو روز بروز بڑھاتا ہے۔ اس میں ذہب فیروزہ یاقوت نیلم پکھراج۔ سچے موتی۔ عقیق۔ لاجورد۔ صدف مرواریدی مرجان کہربا وغیرہ بیش قیمت اجزا شامل ہیں جنکو قلمی شودہ کے تیزاب میں رکھنے کے بعد کلٹھی میں ۲۴ گھنٹے آگ دیکر مدبر کیا جاتا ہے اور سرمہ کو ترپھلہ کے پانی میں سات بار بجھا دیکر سرس کے ڈنڈے میں رکھکر ۲۴ گھنٹے آگ دیگئی ہے۔ جتنا سرمہ ہی اس میں اتنے ہی بیش قیمت جواہرات ڈالے گئے ہیں۔ قیمت پانچروپے فی شیشی دس روپے تولہ

طبیہ عجائب گھر (رجسٹرڈ) قادیان

اسلامی اصول کی فلاسفی مختلف زبانوں میں

انگریزی زبان کی مجلد ۔/۲/۱ — ملیالم زبان کی بے جلد ۔/۸/۰
گجراتی " " ۔/۱۲/۱ — کنڑی " " ۔/۸/۰
اردو " بے جلد ۔/۸/۱
مرہٹی " " ۔/۰/۱ — تیلنگی " " ۔/۸/۰

احمدیت کے متعلق اعتراضات اور اس کے جوابات اردو میں۔ آٹھ آنے معہ محصولڈاک

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

اکسیر شباب

یہ دوا نہائت مفید اجزا سے تیار کی گئی ہے۔ اس میں کشتہ سونا مشک اور بہت سی قیمتی ادویہ پڑتی ہیں۔ اس کی تعریف کرنا لاحاصل ہے۔ اس کے استعمال سے ہی اس کی خوبیاں معلوم کی جا سکتی ہیں۔ نہائت مقوی ادویہ سے اس کو ترتیب دیا گیا۔ اور تمام اعضائے رئیسہ کی طاقت کا اسمیں خیال رکھا گیا ہے۔ قیمت فی شیشی ۷ روپے سات روپے علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

حب دلسوں (اٹھرا کے لئے) دواخانہ خدمت خلق قادیان سے طلب فرمائیں۔ جسمیں درجہ اول ایرانی زعفران وغیرہ بیش قیمت اجزا شامل ہیں۔ قیمت مکمل کورس ۲۰ روپے اور فی تولہ ۶

GOVERNMENT OF INDIA

DISPOSALS

TEXTILE, CLOTHING, TENTAGE, LEATHER, PARACHUTES AND ANCILLARY EQUIPMENT

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(SECTION TX OF 2nd CATALOGUE)

Following types of stores are available for sale:

Clothing (serviceable made-up garments): Cotton and Woollen outer and inner; Hosiery and knitted wear; Gloves and Mittens; Headwear; Apparel accessories; Proofed Clothing, antigas and rubberised; etc.

Textile Materials of cotton, wool and silk: Cotton waste yarn and thread; Cotton broad and narrow woven; Cotton knit; Woollen waste yarn and thread; Woollen broad and narrow woven; Woollen knit; Woollen felt; Silk waste yarn and thread; Narrow and broad woven silk; etc.

Textile Materials and manufacture of jute, sisal, ramie, coir, and other fibres: Woven fabrics; Manufactured gunny bags and sandbags; Proofed fabrics; etc.

Cordage and Twine: Cotton, Silk and Jute cordage and twine; etc.

Garniture: Metal and non-metal buttons and badges; Braids; buckles and slides; etc.

Heavy Textile articles: Woollen and cotton carpets and rugs; Fibre; Floor coverings (Mattings); Household linen; Blankets; Web equipment; etc.

Footwear: Boots and shoes; Chaplies and slippers; Gym. shoes; Goloshes; Rubber footwear; cutstocks including soles, heels, tip fittings, etc.; Grindery items including nails, heels and toe tips; etc.

Harness, saddlery and leather equipment: Harness and saddlery (horse, mule and other types) and accessories; etc.

Other leather goods: Belting.

Leather: Buff and cow leather; Sheepskins; Goatskins; Vegetable Tanning materials; etc.

Tentage and connected stores: Tent and tent components; Tent pins and poles; etc.

Parachutes and fittings: Man-dropping, equipment-dropping and supply-dropping equipment; parachutes; parachute fittings; etc.

Full details giving description and condition of stores, quantity, location, etc. and the method of tendering are contained in Section TX of the Second Catalogue which is available at Rs. 2 from the addresses given below:

A. Regional Commissioners, Directorate General of Disposals at

Bombay
Mercantile Chambers, Graham Road, Ballard Estate.

Calcutta
6, Esplanade East.

Lahore
G. P. O. Square, The Mall.

Cawnpore
15/159, Civil Lines.

B. Dy. Regional Commissioners, Directorate General of Disposals at

Karachi
Variawa Building, McLeod Road.

Madras
United India Life Building, Esplanade.

C. All important Chambers of Commerce and Trade Associations.

Mail orders for the catalogue must be accompanied by Money Order or Indian Postal Order.

NOTE: Watch for further announcement regarding Section TX of Third Catalogue which will contain a further list of stores available for disposal.

ISSUED BY
THE DIRECTORATE GENERAL OF DISPOSALS, DEPARTMENT OF INDUSTRIES AND SUPPLIES, NEW DELHI

DGD

AC 118

عرق نور رجسٹرڈ

نسخہ

ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ پرانی کھانسی
دائمی قبض۔ درد کمر۔ جسم پر خارش۔ دل کی دھڑکن ہونا
کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔
معدہ کی بیقاعدگی کو دور کر کے سچی بھوک کو پیدا کرتا
ہے۔ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے
کمزوری اعصاب کو دور کر کے قوت بخشتا ہے۔
عرق نور۔ عورتوں کی جملہ بیماریوں خصوصاً
ایام ماہواری کی بیقاعدگی کو دور کر کے قابل اولاد
بناتا ہے۔ بانجھ پن اٹھرا کی لاجواب دوا ہے
نوٹ: عرق نور کا استعمال صرف بیماروں
کیلئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو بھی آئندہ
بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔
قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپیہ صرف علاوہ
محصول ڈاک۔

المشتہر

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز
عرق نور قادیان پنجاب

عطور نفیسہ

ہمارے پاس امپیریل کیمیکل کمپنی کے تیار
کردہ عطروں کی ایجنسی ہے۔ اور ہم ہر شہر
اور ہر صوبہ میں ان عطروں کی ایجنسیاں قائم
کرنا چاہتے ہیں۔ یہ عطر اکثر فرانسیسی پھول
اور بہترین پھولوں کی خوشبوؤں پر مشتمل
ہیں۔ انگریزی اور امریکن عطر بھی انکا مقابلہ
نہیں کر سکتے۔ ان کے علاوہ امپیریل کیمیکل کمپنی
کا تیار کردہ یوڈی کلون بھی ہمارے ہاں سے مل
سکتا ہے۔ عطروں کی خوردہ فروشی کی قیمت دو روپے
آٹھ آنے فی شیشی ہے یوڈی کلون کی چار اونس
کی فی شیشی کی قیمت ساڑھے چار روپے
ایجنٹوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔
خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت
کریں۔ براہ راست مال منگوانے والوں کے
آرڈر کی تعمیل فوراً بھی کی جاتی ہے۔

منیجر دی الیسبرٹن پرفیومری کمپنی
قادیان ضلع گورداسپور

موٹر سائیکلیں خریدیئے

ہمارے ہاں ریکنڈ ہینڈ مگر بہت اچھی حالت میں بی ایس اے اور نارٹن موٹر سائیکلیں چالو حالت کر کنڈیشن ٹائر ٹیوب برانڈ نیو ۳½ ہارس پاور والے اور ان کے پرزہ جات مل سکتے ہیں۔ بی۔ ایس۔ اے کی قیمت ۸۰۰/- اور نارٹن کی ۷۰۰/- مع جدید ڈیلیوری ہے خواہشمند احباب آرڈر کے ساتھ ۲۵ فیصدی ایڈوانس بھیجدیں کہ امیر الدین اینڈ کمپنی مرچنٹس پوسٹ آفس جوہٹ آسام
ایک درجن منگوانے والے کو کرایہ معاف۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ٹراونکور ۷ اکتوبر۔ ریاست ٹراونکور کے وزیر اعظم سر سی۔ پی راما سوامی آئر نے ایک بیان کے دوران میں بتایا کہ ریاستوں کو ہندوستان کی کسی پارٹی کا آلہ کار نہیں بننا چاہئیے۔ نئی حکومت کے ساتھ ویسے ہی تعلقات قائم رکھے جائیں جیسے پہلی حکومت کے ساتھ تھے۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ ایکسچینج ٹیلیگراف ایجنسی نے سوئٹزرلینڈ کے ایک اخبار کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ برطانیہ کے سابق وزیر اعظم مسٹر ونسٹن چرچل کو ہلاک کرنے کی سازش کی گئی تھی اور یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ مسٹر چرچل کو اس وقت ہلاک کر دیا جائے جب وہ برطانیہ سے زیورچ جا رہے ہوں۔ چرچل کو ہلاک کرنے کا کام ایک انگریز نے اپنے ذمہ لیا تھا۔ اسے گرفتار کر کے سوئٹزرلینڈ سے بدر کر دیا گیا۔

نئی دہلی ۷ اکتوبر۔ ضرورت سے زیادہ اشیاء اکٹھی کرنے اور ناجائز نفع کمانے کے انسداد کے لئے جو آرڈیننس ۱۹۴۳ء میں نافذ کیا گیا تھا وہ ۳۰ ستمبر سے ختم ہو چکا ہے۔ حکومت کو یقین ہے کہ اب نرخوں اور منافع کی حد کے تقرر کی ضرورت نہیں۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ ولایات متحدہ امریکہ کی حکومت نے سوویٹ گورنمنٹ کو ایک یادداشت ارسال کی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ولایات متحدہ امریکہ ہنگری کو امداد دینے کے سلسلے میں سوویٹ روس اور برطانیہ سے صلاح مشورہ کرنے کے لئے آمادہ ہے۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ اعلان ہوا ہے کہ جنوبی امریکہ کی ریاست ارجنٹائن سے اناج کے ۱۷ جہاز ہندوستان کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ مستقبل قریب میں منزل مقصود پر پہنچنے کی توقع ہے۔

پونا ۷ اکتوبر۔ بمبئی اسمبلی میں مسز لیلاوتی منشی نے بل پیش کیا ہے کہ صوبہ میں بے جوڑ شادیوں کو قانوناً بند کیا جائے۔ اس بل کو رائے عامہ کے لئے مشتہر کر دیا گیا ہے۔ لیگ اسمبلی پارٹی کے ممبروں نے بل کی مخالفت کی۔

نئی دہلی ۷ اکتوبر۔ نواب صاحب بھوپال کانگرس اور لیگ میں صلح کرانے کے لئے آج بھی لیڈروں سے گفتگو کی۔ پہلے وہ مسٹر جناح سے ملے اور ڈیڑھ گھنٹہ گفتگو کرتے رہے۔ پھر گاندھی جی سے ملنے کے لئے اچھوت بستی میں گئے۔

نئی دہلی ۷ اکتوبر۔ آج ساڑھے گیارہ بجے مسٹر لیاقت علی سیکرٹری مسلم لیگ کی کوٹھی پر مسلم لیگ کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ لیاقت علی خاں صاحب کے بیان کے مطابق کمیٹی نے ان باتوں پر غور کیا جو مسٹر جناح اور وائسرائے ہند کی ملاقاتوں میں ہوئیں۔

نئی دہلی ۷ اکتوبر۔ نئی عارضی حکومت کے وائس پریذیڈنٹ پنڈت جواہر لال نہرو نے الہ آباد کے ایڈووکیٹ مسٹر شانتی سروپ دھون کو کہا ہے کہ وہ سرینگر جا کر شیخ عبداللہ کی سزایابی کے خلاف اپیل کرنے کے متعلق مختلف معاملات کے متعلق ضروری بات چیت کریں۔

ناگپور ۷ اکتوبر۔ ناگپور میں چند بڑے جلوس کے نکالنے پر پابندی کو توڑنے کے الزام میں پکڑے گئے۔ ان میں سی۔ پی ٹریڈ یونین کانگرس کے پریذیڈنٹ مسٹر بی۔ ایل پائل اور راؤ صاحب جی۔ این لکھاوتے بھی شامل ہیں۔ کل ۹۲ آدمی گرفتار کر لئے گئے۔

سرینگر ۷ اکتوبر۔ ایکٹ مطابع میں ترمیم کرنے کے لئے کشمیر اسمبلی کے اجلاس میں ایک مسودہ قانون پیش ہے۔ اس کی رو سے یہ قرار دیا گیا ہے۔ کہ جتنی مرتبہ کوئی چھاپہ خانہ بند ہو چکا ہو۔ از سر نو بحالی کیا جائے ایک جدید ڈیکلریشن ضروری ہوگا۔ اگر کسی چھاپہ خانہ میں چھ ماہ مسلسل میں کتب یا کاغذات چھاپے نہ گئے ہوں۔ اسے بند تصور کیا جائے گا۔ جہاں تک اخبارات کا تعلق ہے مسودہ قانون میں بتایا گیا ہے۔ کہ صرف رعایا ریاست جو کہ مستقل طور پر ریاست میں سکونت رکھے۔ اور سابقہ بیس سال سے اسی طرح سکونت پذیر رہے۔ ریاست میں اخبار کی ایڈیٹری کر سکتی ہے

لنڈن ۷ اکتوبر۔ سزائے موت کے نازی جنگی مجرموں کو پھانسی دینے کے لئے نئے رسے تیار کرائے جا رہے ہیں برطانوی فرم جان ایڈ لینگٹن اینڈ کمپنی کو آرڈر دے دیا گیا ہے۔

تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری کے احمدی احباب کو

خوشخبری

مفید عام ہندوستانی دواخانہ کچہری بازار اوکاڑہ سے آپ کی آئندہ تمام طبی ضروریات پوری ہو سکتی ہیں خصوصاً عورتوں اور مردوں اور بچوں کے پرانے اور کہنہ امراض کیلئے ہمارے مجربہ مرکبات اور ادویہ سے فائدہ اٹھائیں:۔

مفصل حالات متعلق علاج اور حصول ادویہ بذریعہ خط و کتابت جوابی لفافہ آنے پر مہیا ہو سکتے ہیں:۔

حکیم سید فیاض حسین احمدی ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس (علیگ)

تارک افیون مارک چاند دوا افیون کی تباہ کاریاں ظاہر ہیں۔ لوگ اسکو کھا استعمال کر کے اپنی زندگی کو اپنے ہاتھوں مٹا رہے ہیں اور اپنی زندگی کی امنگوں کو یاس و حسرت سے بدلتے ہیں۔ ہر صورت افیون کا استعمال ہر صورت میں برا ہے اور افیون کھا کر اپنے روپے کو برباد کرتے ہیں۔ اس دوا کے استعمال سے افیم ایک چاند میں کھانے کے لئے چھوٹ جائیگی یہ نہایت مجرب دوا ہے۔ اس دوا سے آنسو بہتے ہیں نہ ناک بہتی ہے نہ جمائی آتی ہے نہ پیٹ میں درد ہوتا ہے نہ ہاتھ پیروں میں درد ہوتا ہے۔ پانچ روز میں چھوٹ جاتی ہے قیمت پانچ روپیہ

پتہ:۔ حکیم مولوی ثابت علی دیجنر بان، محمود نگر ۵ لکھنؤ

مکرم مستری احمد علی صاحب قادر آباد کا مکتوب

"ہمارے خاندان میں ایک عورت مستقل کورس کی بے قاعدگی کی وجہ سے بہت لاچار تھی۔ ایام بہت تکلیف سے ہوتے تھے۔ بہتیرا سر پٹکا۔ اور علاج معالجہ میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ لیکن مایوسی کے سوا کچھ میسر نہ ہوا۔ آخر مستری چراغ الدین صاحب آف قادر آباد کی اطلاع پر میں نے دواخانہ نور الدین قادیان سے

رفیق نسواں اور صندلین

دونوں دوائیں اکٹھی استعمال کرائیں۔ جس سے خداوند شافی نے صحت عطا فرما دی ہے۔ الحمد للہ

(مستری احمد علی ۸/۹/۱۲)

رفیق نسواں یکصد قرص چار روپے۔ صندلین یکصد قرص دو روپے

دواخانہ نور الدین قادیان

دواخانہ نور الدین قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے تمام مجربات زیر نگرانی ابنائے حضرت حکیم الامت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ **تیار ہوتے ہیں**

Digitized by Khilafat Library Rabwah